ہوا کہ طباعت کے بعد ترمیم و تنسیخ اور تکمیل میں تاخیر کے باعث بہت سے دوسرے اجزا بھی خراب ہو گئے تھے جن کی متفرق کاتبوں سے کتابت کرانے اور متفرق پریسوں میں طبع کرانے کی وجہ سے طباعت کا معیار باقی نہیں رہا اور ایسوسی ایشن کو مالی بار بھی زیادہ اٹھانا پڑا۔

یادِ یارِ مہرباں: از پروفیسر خواجہ احمد فاروقی، دہلی یونیورسٹی، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۰۹ صفحات
کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت -/۲۱، پتہ :- گلستان پبلشنگ ہاؤس دہلی ۷۔

یہ کتاب خواجہ صاحب کے اُن مقالات و مضامین کا مجموعہ ہے جو وہ وقتاً فوقتاً ہندوستان کے بعض مشاہیر جن سے ان کی صاحب سلامت اور جان پہچان تھی اور بعض اپنے خاص دوست احباب اور بزرگ، ان کی یاد میں لکھتے رہے تھے، اول الذکر طبقہ میں سر تیج بہادر سپرو، آصف علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولوی عبدالحق، پنڈت نہرو، ڈاکٹر ذاکر حسین، راجہ جی اور ڈاکٹر تاراچند اور دوسرے اور تیسرے طبقہ میں صرف ایک ایک یعنی صدیقی اور مولانا حامد حسن قادری شامل ہیں۔ یہ مضامین جس کو ہم خاکہ نگاری کہتے ہیں فنی اعتبار سے اُس کے تحت آتے ہیں یا نہیں، بہرحال یہ ایک ایسے صاحب قلب و نظر کے مشاہدات و تاثرات ہیں جن کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور قوت مشاہدہ بھی تیز اور دور رس، اس لئے یہ سب مضامین تاریخی، سوانحی اور ادبی حیثیت سے بڑے معلومات افزا اور بصیرت افروز ہیں، پھر زبان و بیان کا کیا کہنا! خواجہ صاحب کا قلم گوہر رقم موج خرامِ یار کی طرح قدم قدم پر گل کترتا چلتا ہے، اس بناء پر انشائے لطیف کے اعتبار سے بھی یہ کتاب اُردو کے ادبِ عالیہ میں شمار ہونے کے لائق ہے۔

لکھنؤ کی لسانی خدمات: از ڈاکٹر حامد اللہ ندوی، تقطیع متوسط، ضخامت ۱۷۶ صفحات، طباعت و کتابت بہتر، قیمت -/۱۲، پتہ :- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اردو شعر و شاعری میں۔ جو مرتبہ و مقام دلی کا ہے وہ لکھنؤ کا نہیں ہے۔ لکھنؤ میں شاعروں کی بہتات کے باوجود ایک شاعر بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جو تغزل میں میر، درد، غالب اور مومن کا ہم پلہ ہو، اگرچہ بعض دوسرے اصنافِ سخن مثلاً مرثیہ، قصیدہ گوئی اور ریختہ میں لکھنؤ نے بڑی ترقی کی، لیکن شاعری میں ان اصناف کی وہ اہمیت نہیں ہے جو غزل کی ہے، بایں ہمہ اس میں شبہ نہیں

کلسانی اعتبار سے جو کام لکھنؤ میں ہوا وہ دلی میں نہ ہو سکا۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی ان خدمات کا ہی جائزہ لیا گیا ہے۔ چنانچہ لائق مصنف نے پہلے مختصراً اردو زبان کی تاریخ، اُس کے ارتقاء کے مختلف مراکز اور ادوار پر بطور تمہید کلام کرنے کے بعد لکھنؤ کے اُن اٹھائیس ارباب قلم کا تذکرہ کیا ہے جنھوں نے اُردو زبان کے لسانی مباحث پر چھوٹی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ موصوف نے ان حضرات کے حالات وسوانح تو مختصر لکھے ہیں لیکن کتابوں کا تعارف مفصّل کرایا ہے۔ اس کے بعد ایک باب تبصرہ کا ہے جس میں لسانیات اور اُس سے متعلقہ مضامین ومباحث کا اجمالی تعارف اور ان موضوعات پر جن حضرات نے کام کیا یا اب بھی کر رہے ہیں اُن سب کا تذکرہ اور اُن پر ہلکا پھلکا تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب جو اپنے موضوع پر منفرد اور پہلی کتاب ہے بڑی محنت، تحقیق اور کاوش سے مرتب کی گئی ہے اس میں بیسیوں ایسی کتابوں اور اُن کے مصنفین کا تذکرہ ہے جن کو زمانہ نے طاقِ نسیان کی نذر کر دیا۔ اور اب کوئی اُن کے نام بھی نہیں جانتا۔ اس اعتبار سے یہ کتاب بڑی قابلِ قدر ہے اور تاریخ ادب اردو کا کوئی طالب علم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ آخر کے چند صفحات کتاب کے ماخذ اور اشاریہ کے لئے مخصوص ہیں۔ زبان سلیس وشگفتہ اور اسلوب نگارش ماقل ودل کا مصداق ہے۔ ارباب ذوق کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔

قرآن اور تصوف

مؤلفہ جناب ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب ایم اے

تصوف اور اس کی تعلیم کا اصل مقصد عبدیت اور الوہیت کے مقامات کا تعلق اور ان کے ربط وتعلق کا حصول ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ مختلف قسم کی ذلتوں کا سرچشمہ بن کر رہ گیا ہے۔ مؤلف نے کتاب وسنت کی روشنی میں تمام الجھنوں اور نزاکتوں کو نہایت دل نشیں اور عالمانہ پیرایہ میں واضح کیا ہے۔ صفحات ۲۸۰ تقطیع متوسط طبع آفسٹ قیمت -/5 مجلد -/7

ندوۃ المصنفین دہلی